9431 ـ دینی التزام کرنے والوں کواصولی بنیاد پرست اورحد سے بڑھے ہوئے کہنے کا حکم

سوال

ذرائع ابلاغ میں دینی التزام کرنے والے نوجوانوں کو بنیاد پرست ، اصولی اوریا پھرشدت پسند کہا جاتا ہے اس کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہرحال میں یہ کہنا غلط ہے بلکہ یہ الفاظ تومشرق ومغرب سے یھودیوں اورعیسائیوں اورکیمونسٹوں وغیرہ کی جانب سے وارد ہوئے ہیں جودعوت الی اللہ اوراس دعوت کوپھیلانے والوں سے لوگوں کونفرت دلانے کی کوشش کرنے میں لگے ہوئے ہیں ۔

وہ اصولی اوربنیاد پرست ، حدسے بڑھے ہوئے اوراس کےعلاوہ مختلف قسم کے القابات دے کردعوت کونقصان پہنچانا چاہتے ہیں ۔

بلا شبہ دعوت الی اللہ ہی سب رسل وانبیاء کا دین اورکام اوران کامذھب اورطریقہ رہا ہے ، لھذا اہل علم پرواجب ہے وہ دعوت الی اللہ کا کام کریں اوراس میں پوری تگ ودو کریں ، اورنوجوانوں پرلازم اورضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیارکریں اورحق پرثابت قدم رہتے ہوئے اس کا التزام کریں ۔

اس میں نہ تو انہیں غلو سے کام لینا چاہیئے اورنہ ہی جوروجفا سے ، بعض نوجوان غلوسے کام لیتے ہیں جس کی بنا پران سے کچھ غلط اشیاء کا ارتکاب اور نقص علم کا وقوع ہوتا ہے جس کی بنا پروہ جفا کا شکار ہوجاتے ہیں ۔

لیکن نوجوانوں اوردوسرے علماء کرام پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیارکریں ، اوردلائل کے ساتھ حق کے متلاشی رہیں ، اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پرعمل پیرا ہوں ۔

انہیں چاہیے کہ وہ غلوو بدعات اورافراط سے بچنے کی کوشش کریں اورجیسا کہ ان پریہ بھی ضروری ہے کہ وہ جھالت اورکمی و کوتاہی سے بچیں ، یہاں پرایک بات یاد رہے کہ ان میں سے کوئ معصوم نہیں ، کچھ لوگوں سے کمی وزیادتی و نقصان ہوسکتا ہے لیکن یہ سب کے لیے کوئ عیب والی بات نہیں لیکن عیب صرف اس میں ہے جواس کا مرتکب ہوتا ہے ۔

لیکن اللہ کے دشمن یہودی ونصاری وغیرہ اوران کےطریقے پرچلنے والوں نے دعوت اسلام کومٹانے اوردبانےکا اسے ایک وسیلہ بنا لیا ہے کہ وہ دعوت دینے والوں کوبیاد پرست اوراصولی اور شدت پسند جیسے القابات دیتے ہیں ۔

اصولی اوربنیاد پرست کا معنی کیا ہے :

اگرتواس کا معنی یہ ہوکہ : وہ لوگ اصول اسلام اوراللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماین پرعمل پیرا ہونے والے ہیں تو پھریہ ان کی مدح ہے نہ کہ مذمت ، کتاب وسنت کے اصول کی پیروی کرنا مدح و تعریف والا کام ہے کوئ مذمت نہیں ۔

مذمت اورحد سے تجاوز تو یہ ہے کہ یا توغلوکرکے حد سے تجاوزکیا جائے یا پھر ظلم وجفا کرکے جو کہ ایک مذموم کام ہے ، لیکن ایک ایسا شخص جودینی امورکا التزام کرتا اورکتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرعمل پیرا ہو اس میں ایسا کام کوئ عیب نہیں بلکہ یہ تومدح وتعریف اورکمال کی نشانی ہے ۔

اورپھرسب سے بڑھ کرپہی چیزتوطالب علموں اوردعوت کا کام کرنے والوں پر واجب اورضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام کرتے ہوئے اس پرعمل پیرا ہوں ، انہیں چاہیے کہ وہ اصول فقہ اوراصول عقیدہ اورمصطلح جس سے استدلال اوردلائل کوحجت مانا جاسکتا ہے تواس لیے ضروری ہے کہ ان کے ہاں کچھ ایسے اصول و ضوابط ہونے چاہییں جن پراعتماد کیا جاسکے ، تودعاۃ کواصولی اوربنیاد پرست کہناایک مجمل کلام ہے جس کی مذمت اورعیب جوئ اورنفرت کے علاوہ کوئ حقیقت نہیں ، تواصولیت ایک مذمت نہیں لیکن حقیقت میں یہ مدح وتعریف ہے ۔

تواگرایک طالب علم اصولوں پرعمل کرتا اوران کا لحاظ رکھتا ہے کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوراہل علم نے جوکچھ مقرر کیا ہے اس پراصولی طور پرعمل پیرا ہوتا ہے تویہ کوئ عیب والی بات نہیں ، لیکن بدعات اورغلو وزیادتی ہی اصل میں عیب ہے یاپھرجہالت اورعمل میں کمی کوتاھی بھی اصل میں عیب ہے ۔

لھذا دعاۃ پرواجب ہے کہ وہ شرعی اصول کا التزام کریں اور اس میں میانہ روی اختیارکریں اس لیے کہ اللہ تعالی نے انہیں درمیانی امت قرار دیا ہے تواس لیے دعاۃ کو غلوو جفا کا درمیانی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں نہ توافراط ہواور نہ تفریط ۔

حق پراستقامت اختیارکریں اوراس پرشرعی دلائل کے ثبوت دیں ، نہ تواس میں افراط اورغلوہے اورنہ ہی جفا اورتفریط لیکن میانہ روی پائ جائے جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے .